87
سلسلة أربعينات الحديث النبوي

أَرْبَعُونَ حَدِيثًا فِي أَسْبَابِ الشِّرْكِ

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

اربعینِ اسبابِ شرک

تالیف: ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی



ترتیب، تخریج واضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنّہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

نَضَّرَ اللهُ امرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

87

سلسلة اربعينات الحديث النبوي

أربعون حديثًا

في اسباب الشرك

اربعین

اسبابِ شرک

تالیف:

ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

نام کتاب: اربعین اسبابِ شرک

تالیف: ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابومومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam
486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com
Web Site: www.assunnah.live

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا، وَّدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِه وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّيِّيْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ، وَتَابِعِيْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۲﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر و شرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴿۵۲﴾﴾ [الشورى: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ . . . ﴾ الآية))

"جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔" [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ [المائدة : 3]

"آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔"

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم "یومِ عید" بنا لیتے۔

---

[1] فتح القدير : 488/1۔

[2] صحيح بخاري، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ۔۔۔ الآية﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾ [النجم : 3-4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّيْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرُقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ ،وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ بِهِ،وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لِيُؤَدِّيَهُ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ“[1]

”یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔“

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ۔۔۔))[2]

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچا دے......۔“

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

1. معرفة علوم الحديث، ص : 63۔
2. سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

''هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔''[1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِي . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرْوُنَ أَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ .))[2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِی الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) [1]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء وعلماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ''اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ'' کے نام سے کتب مرتب کردیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووی، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقي : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ) اور حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ إِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ"، حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ"، ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِى السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيّ" اور حافظ محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيّ" تحریر کی۔ کتب اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقّر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ

لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَـعِینَات جمع کی ہیں۔ ”أَلْاَرْبَعُوْنَ فِي اَسْبَابِ الشِّرْكِ“ زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرما دے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

وكتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْـحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِينُهٗ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَـلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَـنْ يُّضْلِلْ فَـلَا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَمَّا بَعْدُ!

نجومی اور کاہن کے پاس جانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۭ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝﴾ (النمل: 65)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کہہ دیجیے: آسمانوں اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی بھی غیب (کی بات) نہیں جانتا، اور وہ (خود ساختہ معبود) تو یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ (قبروں سے) کب اٹھائے جائیں گے۔''

حدیث 1

((عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَتَى كَاهِنًا أَوْ عَرَّافًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُوْلُ، فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ.)) [1]

''سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کسی کاہن یا نجومی کے پاس گیا اور اس کے قول کی تصدیق کی تو اس نے محمد ﷺ پر اُتاری گئی کتاب کا انکار کر دیا۔''

---

[1] مسند احمد 429/2، رقم: 9536، مستدرك حاكم 81/1؛ الإرواء: 69/7۔ حاکم اور علامہ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

اللہ کے علاوہ دوسروں کو غیب دان جاننا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ؕ وَ مَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّا ذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَ مَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴾ (لقمان : 34)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ، اسی کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہ بارش برساتا ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹوں میں ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کمائی کرے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا، پوری خبر رکھنے والا ہے۔''

حدیث 2

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ بَارِزًا يَوْمًا لِلنَّاسِ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ: مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: الْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَبِلِقَائِهِ، وَرُسُلِهِ، وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ، قَالَ: مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤَدِّیَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، قَالَ: مَا الْإِحْسَانُ؟ قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ، قَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَسَأُخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا: إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ رَبَّهَا، وَإِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْإِبِلِ الْبُهْمُ فِی الْبُنْيَانِ فِی خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ تَلَا النَّبِیُّ ﷺ: ﴿إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ﴾ [الْآيَةَ] (لقمان : 34) ثُمَّ أَدْبَرَ فَقَالَ: رُدُّوهُ فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا، فَقَالَ: هَذَا

جِبْـرِيلُ جَاءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِينَهُمْ ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: جَعَلَ ذَٰلِكَ كُلَّهُ مِنَ الْإِيمَانِ .))[1]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا اور پوچھنے لگا کہ ایمان کسے کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: '' ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی وحدانیت پر ایمان لاؤ اور اس کے فرشتوں کے وجود پر اور اس (اللہ) کی ملاقات کے برحق ہونے پر اور اس کے رسولوں کے برحق ہونے پر اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے پر ایمان لاؤ۔'' پھر اس نے پوچھا کہ اسلام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر جواب دیا ''اسلام یہ ہے کہ تم خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور نماز قائم کرو۔ اور فرض زکوۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔'' پھر اس نے احسان کے متعلق پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اگر یہ درجہ نہ حاصل ہو تو پھر یہ تو سمجھو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔'' پھر اس نے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کے بارے میں جواب دینے والا پوچھنے والے سے کچھ زیادہ نہیں جانتا (البتہ) میں تمہیں اس کی نشانیاں بتلا سکتا ہوں۔ اور وہ یہ ہیں کہ جب لونڈی اپنے آقا کو جنے گی، اور جب سیاہ اونٹوں کے چرانے والے (دیہاتی لوگ ترقی کرتے کرتے) مکانات کی تعمیر میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش کریں گے (یاد رکھو) قیامت کا علم ان پانچ چیزوں میں ہے جن کو اللہ تعالیٰ کے

[1] صحيح بخاری، كتاب الإيمان، باب سؤال جبريل النبي ﷺ، رقم: 50، صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان الإيمان والإسلام والإحسان، رقم: 99.

سوا کوئی نہیں جانتا۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی کہ ''اللہ تعالیٰ ہی کو قیامت کا علم ہے کہ وہ کب ہوگی'' (آخر آیت تک) پھر وہ پوچھنے والا پیٹھ پھیر کر جانے لگا آپ نے فرمایا: ''اسے واپس بلا کر لاؤ۔'' لوگ دوڑ پڑے مگر وہ کہیں نظر نہیں آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ جبرئیل علیہ السلام تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے۔''

شرک نہ کرو اگرچہ تمہیں کاٹ ہی دیا جائے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ ۚ وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤى اِثْمًا عَظِیْمًا ﴿۴۸﴾﴾ (النساء : 48)

''اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ (یہ گناہ) نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور وہ اس کے علاوہ جسے چاہے بخش دیتا ہے۔ اور جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا، اس نے جھوٹ گھڑا اور بڑے گناہ کا کام کیا۔''

حدیث 3

((وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ: أَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ أَنْ لَّا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَیْئًا وَإِنْ قُطِعْتَ وَحُرِّقْتَ .))[1]

''اور سیّدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میرے انتہائی مخلص دوست (رسول اللہ ﷺ) نے مجھے وصیت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا (یعنی توحید پر مضبوطی سے قائم رہنا) خواہ تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے جائیں یا تجھے جلا دیا جائے۔''

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، رقم: 4034، الأدب المفرد، رقم: ١٨، إرواء الغليل، رقم: 2026، التعليق الرغيب 195/1۔ علامہ البانی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اسماء کا واسطہ دے کر دعا کرنا

حدیث 4

((وَعَـنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا اَصَابَ أَحَدًا قَطُّ هَمٌّ وَلَا حَزَنٌ ، فَقَالَ: أَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ ، سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِيْ كِتَابِكَ ، أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ ، أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ .))[1]

’’اے اللہ! میں تجھ سے تیرے ہر نام کے واسطے سے سوال کرتا ہوں، جو بھی نام تو نے اپنی ذات کے رکھے، یا جو نام تو نے اپنی کتاب میں اتارے، یا جو نام تو نے اپنی کسی مخلوق کو تعلیم فرمادیئے، یا جو نام تو نے اپنے خزانۂ غیب میں محفوظ فرمادیئے ہیں۔‘‘

لاعلمی بھی شرک کا سبب ہے

حدیث 5

((وَعَـنْ عُثْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ .))[2]

’’اور سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

---

[1] مسند أحمد، 394/1، 452، صحيح ابن حبان، رقم : 2372، مستدرك حاكم : 519/1، سلسلة الصحيحة،رقم: 199 .

[2] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة قطعا، رقم: 43، مسند أحمد 65/1، 69 .

فرمایا: جو شخص اس حال میں مرگیا کہ وہ اس بات کا علم رکھتا تھا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے تو وہ آدمی جنت میں داخل ہوگا۔''

مشرک کے لیے سفارش نہیں ہوگی

حدیث 6

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَلْقَى إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ آزَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَعَلَى وَجْهِ آزَرَ قَتَرَةٌ وَغَبَرَةٌ، فَيَقُولُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ لَا تَعْصِنِي؟ فَيَقُولُ أَبُوهُ: فَالْيَوْمَ لَا أَعْصِيكَ . فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ: يَا رَبِّ! إِنَّكَ وَعَدْتَنِي أَنْ لَا تُخْزِيَنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ، فَأَيُّ خِزْيٍ أَخْزَى مِنْ أَبِي الْأَبْعَدِ؟ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى: إِنِّي حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا إِبْرَاهِيمُ مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ؟ فَيَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ بِذِيخٍ مُلْتَطِخٍ، فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ .))[1]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سیدنا ابراہیم علیہ السلام اپنے والد آزر سے قیامت کے دن جب ملیں گے تو ان کے (والد کے) چہرے پر سیاہی اور غبار ہوگا۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کہیں گے کہ کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ میری مخالفت نہ کیجئے۔ وہ کہیں گے کہ آج میں آپ کی مخالفت نہیں کرتا۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام عرض کریں گے کہ اے رب! تو نے وعدہ فرمایا تھا کہ مجھے قیامت کے دن رسوا نہیں کرے گا۔ آج اس رسوائی سے بڑھ کر

[1] صحيح بخاری، كتاب أحاديث الأنبياء، رقم:3350.

اور کون سی رسوائی ہوگی کہ میرے والد تیری رحمت سے سب سے زیادہ دور ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے جنت کافروں پر حرام قرار دی ہے۔ پھر کہا جائے گا کہ اے ابراہیم! تمہارے قدموں کے نیچے کیا چیز ہے؟ وہ دیکھیں گے تو ایک ذبح کیا ہوا جانور خون میں لتھڑا ہوا وہاں پڑا ہوگا اور پھر اس کے پاؤں پکڑ کر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔''

علماء ورھبان کو معبود سمجھنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ (التوبة : 31)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''انھوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے علماء اور درویشوں کو (اپنا) رب بنالیا۔''

حدیث 7

((وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَفِي عُنُقِي صَلِيبٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: يَا عَدِيُّ! اِطْرَحْ عَنْكَ هَذَا الْوَثَنَ، وَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فِي سُورَةِ بَرَاءَةٌ ﴿اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ﴾ (التوبة : 31) قَالَ: أَمَا إِنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا يَعْبُدُونَهُمْ وَلَكِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا أَحَلُّوا لَهُمْ شَيْئًا اسْتَحَلُّوهُ، وَإِذَا حَرَّمُوا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَّمُوهُ.))[1]

---

[1] سنن ترمذی، كتاب التفسير، رقم:3095، طبرانی كبير 218/17، 219، تفسير ابن أبي حاتم ٦/ ١٧٨٤ تفسير ابن كثير 375/3، سنن الكبرىٰ بيهقى 116/10، صحيح الترمذى للألبانی، رقم:2471.

''اور سیّدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو ان کی گردن میں صلیب لٹک رہی تھی (انھوں نے زمانہ جاہلیت میں عیسائیت قبول کر لی تھی) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: ''ان لوگوں نے اپنے عالموں اور اپنے عابدوں کو اللہ کے بجائے معبود بنالیا۔'' (سیّدنا عدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) تو میں نے کہا: عیسائیوں نے اپنے عالموں کی عبادت تو نہیں کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! انہوں نے حلال کو حرام اور حرام کو حلال بنایا، تو لوگوں نے ان کی بات مانی اور ان کی پیروی کی، یہی ان کی عبادت ہے۔''

غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّ لَا سَآئِبَةٍ وَّ لَا وَصِيْلَةٍ وَّ لَا حَامٍ ۙ وَّ لٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ۝۱۰۳﴾ (المائدة: 103)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ نے نہیں بنایا کسی کو بحیرہ اور نہ سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حام اور لیکن یہ کافر اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں، اور ان میں سے اکثر عقل نہیں رکھتے۔''

حدیث 8

((وَقَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ، كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ.)) [1]

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمرو بن

[1] صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم: 4623.

عامر خزاعی کو میں نے دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا تھا، کیونکہ وہ پہلا شخص ہے، جس نے بتوں کے نام پر جانور چھوڑے۔''

مشرک کے لیے دُعائے مغفرت نہیں

حدیث 9

((وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِيْهِ ، أَنَّ أَبَا طَالِبٍ ، لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَعِنْدَهُ أَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ: أَعَمِّ ، قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ . كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ . فَقَالَ أَبُوْ جَهْلٍ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِيْ أُمَيَّةَ: يَا أَبَا طَالِبٍ! تَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ فَلَمْ يَزَالَا يُكَلِّمَانِهِ حَتَّى قَالَ: آخِرَ شَيْءٍ كَلَّمَهُمْ بِهِ: عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ)) . فَنَزَلَتْ: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا أَنْ يَسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْا أُولِيْ قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيْمِ﴾ [التوبة: 113] وَنَزَلَتْ: ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ أَحْبَبْتَ﴾. [القصص:56] .))

''اورسعید بن مسیّب نے اپنے والد مسیّب بن حزن صحابی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے ۔ اس وقت وہاں ابوجہل بھی بیٹھا ہوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چچا! کلمہ لا الہ الا اللہ ایک مرتبہ کہہ دو، اللہ کی بارگاہ میں (آپ کی بخشش کے لیے) ایک یہی دلیل میرے ہاتھ آجائے گی، اس پر ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ نے

1 صحیح بخاری ، کتاب مناقب الأنصار ، رقم :3884.

کہا، اے ابو طالب! کیا عبدالمطلب کے دین سے تم پھر جاؤ گے! یہ دونوں ان ہی پر زور دیتے رہے اور آخری کلمہ جو ان کی زبان سے نکلا، وہ یہ تھا کہ میں عبدالمطلب کے دین پر قائم ہوں۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں ان کے لیے اس وقت تک دعا مغفرت کرتا رہوں گا جب تک مجھے اس سے منع نہ کر دیا جائے گا۔ چنانچہ (سورہ توبہ میں) یہ آیت نازل ہوئی: ''نبی کے لیے اور مسلمانوں کے لیے جائز نہیں کہ مشرکین کے لیے دعا مغفرت کریں خواہ وہ ان کے ناتے والے ہی کیوں نہ ہوں جب کہ ان کے سامنے یہ بات واضح ہوگئی کہ وہ دوزخی ہیں۔'' اور سورہ قصص میں یہ آیت نازل ہوئی: ''بے شک جسے آپ چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے۔''

کلمہ گو مشرک

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ۝١٠٦﴾

(یوسف: 106)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ان میں سے اکثر وہ ہیں کہ اللہ پر یقین نہیں لاتے مگر شرک کرتے ہوئے۔''

حدیث 10

((وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتَّى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ.)) [1]

---

[1] سنن ابو داؤد، رقم: 4252، مسند أحمد 278/5، 284، مسند أبو داؤد طيالسى، رقم: 991، مستدرك حاكم: 448/4۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''اور سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک میری امت میں سے کچھ قبائل مشرکین کے ساتھ نہ مل جائیں گے، اور یہاں تک کہ میری امت کے کچھ قبائل بتوں کی پرستش کریں گے۔''

قبروں پر سجدہ حرام

حدیث 11

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِي وَثَنًا، لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَاءِ هِمْ مَّسَاجِدَ.)) [1]

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے ہیں: اے اللہ! میری قبر کو بت نہ بنانا (کہ اس کی پرستش کی جائے) اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو ایسی قوم پر جنھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔''

بتوں کی پوجا کرنا

حدیث 12

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ أَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلَى ذِي الْخَلَصَةِ وَذُو الْخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِي كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ فِي

---

[1] مسند أحمد 246/2، رقم: 7358، مسند حمیدی، رقم: 1025، مصنف عبدالرزاق: 464/8۔ شیخ شعیب نے اس کی سند کو قوی قرار دیا ہے۔

الْجَاهِلِيَّةِ .))❶

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ذوالخلصہ کے مقام پر قبیلہ دوس کی عورتوں کے سرین (طواف کرتے ہوئے) ایک دوسرے سے ٹکرانے لگیں گے۔ ذوالخلصہ قبیلہ دوس کا بت تھا جس کی وہ زمانۂ جاہلیت میں عبادت کرتے تھے۔''

یہود ونصاریٰ کے طریقے کا اتباع

حدیث 13

((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ ، حَتَّى لَوْ سَلَكُوا جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَكْتُمُوهُ . قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى قَالَ: فَمَنْ .))❷

''اور سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ پہلی امتوں کے طریقوں کی قدم بقدم پیروی کرو گے یہاں تک کہ اگر وہ لوگ کسی ساہنہ کے سوراخ میں داخل ہوئے ہوں تو تم بھی اس میں داخل ہو گے۔ ہم نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ کی مراد پہلی امتوں سے یہود ونصاریٰ

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الفتن، باب تغیر الزمان حتی تعبد الأوثان، رقم: 7116، صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب لا تقوم الساعة حتی تعبد دوس ذا الخلصة، رقم: 2906، مسند أحمد 271/2.

❷ صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، رقم: 3456، صحیح مسلم، کتاب العلم، باب اتباع سنن الیهود، رقم: 2669.

ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''پھر کون ہوسکتا ہے؟''

عدمِ علم کی بنیاد پر عبادت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَ قَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَ لَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّ لَا سُوَاعًا ۙ۬ وَّلَا یَغُوْثَ وَ یَعُوْقَ وَ نَسْرًا ۚ۲۳ وَ قَدْ اَضَلُّوْا كَثِیْرًا ۚ۬ وَ لَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ۲۴ مِمَّا خَطِیْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ۬ فَلَمْ یَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ۲۵﴾ (نوح: 23-25)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور انھوں نے کہا تم ہرگز اپنے معبودوں کو نہ چھوڑنا اور نہ کبھی ودّ کو چھوڑنا اور نہ سواع کو اور نہ یغوث اور یعوق اور نسر کو۔ اور بلاشبہ انھوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا اور تو ان ظالموں کو گمراہی کے سوا کسی چیز میں نہ بڑھا۔ اپنے گناہوں ہی کی وجہ سے وہ غرق کیے گئے، پس آگ میں داخل کیے گئے، پھر انھوں نے اللہ کے سوا اپنے لیے کوئی مدد کرنے والے نہ پائے۔''

حدیث 14

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: صَارَتِ الْأَوْثَانُ الَّتِيْ كَانَتْ فِيْ قَوْمِ نُوحٍ فِي الْعَرَبِ بَعْدُ أَمَّا وَدٌّ: كَانَتْ لِكَلْبٍ بِدَوْمَةِ الْجَنْدَلِ وَأَمَّا سُوَاعٌ: كَانَتْ لِهُذَيْلٍ وَأَمَّا يَغُوْثُ: فَكَانَتْ لِمُرَادٍ ثُمَّ لِبَنِيْ غُطَيْفٍ بِالْجَوْفِ عِنْدَ سَبَإٍ وَأَمَّا يَعُوْقُ: فَكَانَتْ لِهَمْدَانَ وَأَمَّا نَسْرٌ: فَكَانَتْ لِحِمْيَرَ لِآلِ ذِي الْكَلَاعِ وَنَسْرًا أَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِيْنَ مِنْ قَوْمِ نُوحٍ فَلَمَّا هَلَكُوْا أَوْحَى الشَّيْطَانُ إِلَى قَوْمِهِمْ أَنِ انْصِبُوْا إِلَى مَجَالِسِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا يَجْلِسُوْنَ أَنْصَابًا وَسَمُّوْهَا

بِأَسْمَائِهِمْ فَفَعَلُوْا فَلَمْ تُعْبَدْ حَتَّى إِذَا هَلَكَ أُولَئِكَ وَتَنَسَّخَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ .))[1]

''اور سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جو بت موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں پوجے جاتے تھے بعد میں وہی عرب میں پوجے جانے لگے۔ ود، دومۃ الجندل میں بنی کلب کا بت تھا۔ سواع، بنی ہذیل کا۔ یغوث، بنی مراد کا اور مراد کی شاخ بنی غطیف کا جو وادی اجوف میں قوم سبا کے پاس رہتے تھے۔ یعوق، بنی ہمدان کا بت تھا۔ نسر، حمیر کا بت تھا جو ذوالکلاع کی آل میں سے تھے۔ یہ پانچوں نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک لوگوں کے نام تھے جب ان کی موت ہوگئی تو شیطان نے ان کے دل میں ڈالا کہ اپنی مجلسوں میں جہاں وہ بیٹھتے تھے ان کے بت قائم کرلیں اور ان بتوں کے نام اپنے نیک لوگوں کے نام پر رکھ لیں چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا اس وقت ان بتوں کی پوجا نہیں ہوتی تھی لیکن جب وہ لوگ بھی مرگئے جنہوں نے بت قائم کئے تھے اور علم لوگوں میں نہ رہا تو ان کی پوجا ہونے لگی۔''

تقلید شخصی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَاۤ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَ لَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴾

(البقرۃ: 170)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم اس (قرآن) کی پیروی کرو جو اللہ نے نازل کیا ہے، تو کہتے ہیں: (نہیں) بلکہ ہم تو اسی چیز کی

[1] صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم: 4920.

پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔ کیا (وہ پیروی کریں گے) اگرچہ ان کے باپ دادا کچھ نہ سمجھتے ہوں اور نہ انھوں نے راہ ہدایت ہی پائی ہو؟''

حدیث 15

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ: لَا تُقَلِّدُوْا دِيْنَكُمُ الرِّجَالَ .)) [1]

''اور سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم اپنے دین میں لوگوں کی تقلید نہ کرو۔''

تعظیمی قیام

حدیث 16

((وَعَنْ اَبِیْ مَجْلَزٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلٰى ابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَامِرٍ فَقَامَ ابْنُ عَامِرٍ وَجَلَسَ ابْنُ الزُّبَيْرُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِابْنِ عَامِرٍ اجْلِسْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ .)) [2]

''اور ابو مجلز بیان کرتے ہیں کہ معاویہ رضی اللہ عنہ (عبداللہ) ابن زبیر اور ابن عامر رضی اللہ عنہما

---

[1] السنن الكبرىٰ للبيهقي : 10/2 .

[2] سنن ابوداؤد ، كتاب الادب ، باب فی قيام الرجل للرجل : 5229۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اس کو صحیح کہا ہے۔

کے پاس گئے تو ابن عامر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور ابن زبیر بیٹھے رہے، معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابن عامر سے کہا بیٹھ جائیں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ لوگ اس کی خاطر کھڑے ہو جایا کریں تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔''

بدعت نکالنا

حدیث 17

((وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ: مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرَؤُهُ إِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالَى، وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ فَقَالَ: فِيهَا الْجِرَاحَاتُ وَأَسْنَانُ الْإِبِلِ، وَالْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى كَذَا، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى فِيهَا مُحْدِثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَمَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذَلِكَ، وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذَلِكَ.)) [1]

''اور ابراہیم تیمی نے اپنے باپ (یزید بن شریک تیمی) سے بیان کیا کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے خطبہ دیا، جس میں فرمایا کہ کتاب اللہ اور اس ورق میں جو کچھ ہے، اس کے سوا اور کوئی کتاب (احکام شریعت کی) ایسی ہمارے پاس نہیں جسے ہم پڑھتے ہوں، پھر آپ نے فرمایا کہ اس میں زخموں کے قصاص

[1] صحیح بخاری، کتاب الجزیة، باب ذمة المسلمین وجوارهم واحدة یسعی بها ادناهم، رقم: 3172.

کے احکام ہیں اور دیت میں دیئے جانے والے کی عمر کے احکام ہیں اور یہ کہ ''مدینہ حرم ہے عیر پہاڑی سے فلاں (احد پہاڑی) تک۔ اس لیے جس شخص نے کوئی بدعت (شریعت کے اندر داخل کی) یا کسی ایسے شخص کو پناہ دی تو اس پر اللہ، ملائکہ اور انسان سب کی لعنت ہے، نہ اس کی کوئی فرض عبادت قبول ہوگی اور نہ نفل۔ اور یہ بیان ہے جو لونڈی یا غلام اپنے مالک کے سوا کسی دوسرے کو مالک بنائے اس پر بھی اس طرح (لعنت) ہے اور سب مسلمان سب برابر ہیں ہر ایک کا ذمہ یکساں ہے۔ پس جس شخص نے کسی مسلمان کی پناہ میں (جو کسی کافر کو دی گئی ہو) دخل اندازی کی تو اس پر بھی اسی طرح لعنت ہے۔''

اللہ تعالیٰ کی ہر جگہ موجودگی کا عقیدہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝ ﴾ (طٰهٰ: 5)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ رحمٰن ہے، عرش پر مستوی ہے۔''

حدیث 18

((وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ بَيْنَا أَنَا أُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَا ثُكْلَ أُمِّيَاهْ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصَمِّتُونَنِي لَكِنِّي سَكَتُّ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَبِأَبِي هُوَ وَأُمِّي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ فَوَاللّٰهِ مَا كَهَرَنِي وَلَا ضَرَبَنِي وَلَا شَتَمَنِي قَالَ: إِنَّ هَذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيحُ

وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَائَةُ الْقُرْآن . أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَأْتُونَ الْكُهَّانَ قَالَ: فَلَا تَأْتِهِمْ قَالَ وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُونَ قَالَ: ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ: كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ قَالَ وَكَانَتْ لِي جَارِيَةٌ تَرْعٰى غَنَمًا لِي قِبَلَ أُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ فَاطَّلَعْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا الذِّيْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ آسَفُ كَمَا يَأْسَفُونَ لٰكِنِّي صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَعَظَّمَ ذٰلِكَ عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا أُعْتِقُهَا قَالَ: ائْتِنِي بِهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ لَهَا أَيْنَ اللّٰهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ: أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ .))

''اور سیّدنا معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا، اسی اثنا میں لوگوں میں سے ایک آدمی کو چھینک آئی تو میں نے کہا: ''یرحمک اللہ''، ''اللہ تجھے رحمت سے نوازے۔'' تو لوگوں نے مجھے گھورنا شروع کر دیا تو میں نے کہا: کاش میری ماں مجھے گم پاتی تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ تم مجھے گہری نظروں سے دیکھ رہے ہو تو وہ اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر مارنے لگے، جب میں نے ان کو جانا کہ وہ مجھے چپ کرا رہے ہیں تو مجھے غصہ آیا لیکن میں

1 صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب تحريم الكلام فى الصلاة ونسخ ماكان من اباحته، رقم: 1199.

خاموش ہوگیا، جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو میرے ماں باپ آپ پر قربان، میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ سے بہتر سکھانے والا نہیں دیکھا، اللہ کی قسم! نہ تو آپ نے مجھے ڈانٹا نہ مجھے مارا اور نہ مجھے برا بھلا کہا بلکہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ نماز، اس میں کسی قسم کی انسانی گفتگو روا نہیں ہے، یہ تو بس تسبیح وتکبیر اور قرآن کی تلاوت ہے۔ یا جیسا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں جاہلیت سے نیا نیا نکلا ہوں اور اب اللہ نے اسلام بھیج دیا ہے ہم میں سے کچھ لوگ کاہنوں کے پاس جاتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تو ان کے پاس نہ جا۔ میں نے عرض کیا، ہم میں سے کچھ لوگ بدشگونی لیتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک چیز ہے جسے وہ اپنے دلوں میں پاتے ہیں، یہ ان کو کسی کام سے نہ روکے۔ ابن صباح نے کہا، تمہیں بالکل نہ روکے۔ میں نے عرض کیا، ہم میں سے کچھ لوگ لکیریں کھینچتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: انبیاء میں سے ایک نبی لکیریں کھینچا کرتے تھے تو جس کی لکیریں اس کے موافق ہوں گی تو ٹھیک ہے۔ اس نے بتایا، میری ایک لونڈی تھی، جو احد اور جوانیہ کے پاس میری بکریاں چراتی تھی، ایک دن میں اس طرف آ نکلا تو بھیڑیا اس کی بکریوں سے ایک بکری لے جا چکا تھا تو میں بھی اولاد آدم سے ایک آدمی ہوں، مجھے بھی اس طرح غصہ آتا ہے، جس طرح ان کو غصہ آتا ہے، لیکن میں نے اس کو زور سے تھپڑ رسید کر دیا، اس پر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے میری اس حرکت کو بہت ناگوار قرار دیا، میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میں اس کو آزاد نہ کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے میرے پاس لاؤ۔ میں اسے لے کر آپ کے پاس حاضر ہوا، آپ ﷺ نے اس سے پوچھا، اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا آسمان پر۔

آپ ﷺ نے پوچھا میں کون ہوں؟ اس نے کہا، اللہ کے رسول ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اسے آزاد کر دو، یہ مومنہ ہے۔''

غلو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﴾ (النساء : 171)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے اہل کتاب! اپنے دین کے بارے میں حد سے نہ گزر جاؤ اور اللہ کے بارے میں حق بات کے سوا کچھ نہ کہو۔ بے شک مسیح عیسیٰ ابن مریم تو اللہ کے رسول ہیں۔''

حدیث 19

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، سَمِعَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: عَلَى الْمِنْبَرِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ فَقُولُوا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ.)) [1]

''اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ کہتے سنا تھا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے میرے مرتبے سے زیادہ نہ بڑھاؤ جیسے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو نصاریٰ نے ان کے مرتبے سے زیادہ بڑھا دیا ہے۔ میں تو صرف اللہ کا بندہ ہوں، اس لیے یہی کہا کرو (میرے متعلق) کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔''

[1] صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، رقم: 3445.

حدیث 20

((وَعَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ أَبِي انْطَلَقْتُ فِي وَفْدِ بَنِي عَامِرٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا أَنْتَ سَيِّدُنَا فَقَالَ السَّيِّدُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قُلْنَا وَأَفْضَلُنَا فَضْلًا وَأَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ قُولُوا بِقَوْلِكُمْ أَوْ بَعْضِ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ .))[1]

''اور مطرف کے والد عبداللہ بن شخیر کہتے ہیں کہ میں بنی عامر کے وفد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا تو ہم نے عرض کیا: آپ ہمارے سید، آپ نے فرمایا: سید تو اللہ ہے۔ ہم نے عرض کیا: اور آپ ہم سب میں درجے میں افضل ہیں اور دوستوں کو نوازنے اور دشمنوں پر فائق ہونے میں سب سے عظیم ہیں، آپ نے فرمایا: جو کہتے ہو کہو، یا اس میں سے اچھا یہ کہہ لو، لیکن شیطان تم کو اپنا وکیل نہ بنا لے۔''

حدیث 21

((وَعَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ: أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ ، فَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يُسْجَدَ لَكَ ، قَالَ: أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِي أَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ؟ قُلْتُ: لَا ، قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوا ، لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يَسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنَ الْحَقِّ .))[2]

---

[1] سنن ابو داؤد، كتاب الأدب، رقم الحديث، رقم: 4806، مسند أحمد: 249/3، صحيح أبو داؤد للألباني :180/3 .

[2] سنن أبو داود، كتاب النكاح، رقم:2140، إرواء العليل، رقم: 1998، مستدرك حاكم:187/2- البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

''اور سیدنا قیس بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کوفہ کے نزدیک حیرہ شہر گیا تو دیکھا کہ وہاں کے لوگ اپنے ''مرزبان'' (بادشاہ) کو سجدہ کرتے ہیں تو میں نے واپس آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: آپ تو زیادہ حق دار ہیں کہ ہم آپ کو سجدہ کریں؟ جواباً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تو میری قبر کے پاس سے گزرتا تو کیا تو اُسے سجدہ کرتا؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اب بھی ایسا نہ کرو، اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ (اللہ کے علاوہ) کسی کو سجدہ کرے، تو میں عورتوں کو کہتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں، اس حق کی وجہ سے کہ جو ان پر ان کے خاوندوں کا ہے۔''

گفتگو میں بھی شائبہ شرک نہ ہو

حدیث 22

((وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، أَنَّ رَجُلًا خَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ رَشَدَ ، وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوَى ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: بِئْسَ الْخَطِيْبُ أَنْتَ ، قُلْ: وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ .)) [1]

''اور سیّدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک خطیب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خطبہ دیا، اور (دورانِ خطبہ) کہا: یعنی جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے راہ راست پا لیا، اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو بُرا خطیب ہے، تم یوں کہو: جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔''

[1] صحیح مسلم ، کتاب الجمعة ، رقم:2010.

شاہ پرستی

حدیث 23

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَخْنَى الْأَسْمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ.)) ❶

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے بدترین نام اس کا ہوگا جو اپنا نام ملک الاملاک (شہنشاہ) رکھے۔''

مالک کو رب اور غلام کو میرا بندہ مت کہو

حدیث 24

((وَعَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ أَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ ، اسْقِ رَبَّكَ ، وَلْيَقُلْ سَيِّدِي مَوْلَايَ ، وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ عَبْدِي أُمَتِي ، وَلْيَقُلْ فَتَايَ وَفَتَاتِي وَغُلَامِي.)) ❷

''اور جناب ہمام بن منبہ فرماتے ہیں کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے کوئی بھی یوں نہ کہے کہ اپنے ''رب''

---

❶ صحيح بخاری، كتاب الأدب، رقم: 6205.

❷ صحيح مسلم، كتاب الأدب، رقم: 5877.

کو کھانا کھلاؤ، یا اپنے ''رب'' کو وضو کرواؤ، بلکہ میرا ''سردار'' اور میرا ''آقا'' کہا کرے۔ اور تم میں سے کوئی بھی اپنے خادم اور غلام کو ''میرا بندہ'' اور ''لونڈی'' نہ کہے، بلکہ یوں کہے میرا ''خادم'' میری ''خادمہ'' میرا ''غلام''۔''

قبر پرستی

حدیث 25

((وَعَنْ اَبِیْ وَاقِدِ اللَّیْثِیِّ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا خَرَجَ إِلَی حُنَیْسٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ لِلْمُشْرِکِینَ یُقَالُ لَهَا: ذَاتُ أَنْوَاطٍ یُعَلِّقُونَ عَلَیْهَا أَسْلِحَتَهُمْ، فَقَالُوا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ کَمَا لَهُمْ ذَاتُ أَنْوَاطٍ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: وَالَّذِیْ نَفْسِی بِیَدِهِ قُلْتُمْ کَمَا قَالَتْ بَنُوا اِسْرَائِیلَ لِمُوْسٰی اجْعَلْ لَّنَا إِلٰهًا کَمَا لَهُمْ اٰلِهَةً. قَالَ: "إِنَّکُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ" لَتَرْکَبُنَّ سُنَنَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ.)) [1]

''اور سیّدنا ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوۂ حنین کے لیے نکلے تو مشرکین کے ایک درخت کے پاس سے گزرے، جسے ذاتِ انواط کہا جاتا تھا مشرکین اس کے ساتھ (تبرکاً) اپنا اسلحہ لٹکاتے تھے تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے بھی ذاتِ انواط بنادیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم نے تو (آج) وہی بات کہہ ڈالی جو بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی کہ اے موسیٰ! ہمارے لیے بھی ان لوگوں کے معبود جیسا معبود بنا دے، تو

[1] سنن ترمذی، باب ما جاء لترکبن سنن من کان قبلکم، رقم: 2180، مسند أحمد، رقم:21897، صحیح ابن حبان (رقم:6702)۔ محدث البانی اور ابن حبان نے اسے صحیح کہا ہے۔

موسیٰ نے جواباً کہا: یقیناً تم جاہل قوم ہو، تم ضرور ہی پہلے لوگوں کے طریقوں پر چلو گے۔''

حدیث 26

((وَعَنْ جُنْدِبٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِخَمْسٍ، وَهُوَ يَقُولُ: أَلَا وَإِنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَاءِ هِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ، أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ، فَإِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ ذَلِكَ.)) [1]

''اور سیدنا جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات سے پانچ دن قبل فرمایا: ....خبردار تم سے پہلے لوگوں (یہود و نصاریٰ) نے انبیاء و بزرگانِ دین کی قبروں پر مسجدیں تعمیر کیں (ان کو سجدہ گاہ بنایا) دیکھو! میں تم کو اس سے منع کرتا ہوں۔''

حدیث 27

((وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْيَاءٌ وَمَنْ يَتَّخِذُ الْقُبُورَ مَسَاجِدَ.)) [2]

''اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد

---

[1] صحيح مسلم ، كتاب المساجد، باب النهى عن بناء المسجد على القبور، رقم:1188 .

[2] صحيح بخارى ، كتاب الفتن، باب ظهور الفتن تعليقاً، مسند أحمد:405/1، 435، مسند أبى يعلى: 216/9، رقم:5316، صحيح ابن خزيمه، رقم: 789، صحيح ابن حبان، رقم:2316.

فرماتے ہوئے سنا: بے شک لوگوں میں سے شریر ترین وہ ہیں جن پر قیامت قائم ہوگی اور وہ زندہ ہوں گے، اور ایسے لوگ ہوں گے جو قبروں کو مسجدیں بنائیں گے۔''

مزارات یا مقامات مقدسہ کی طرف سفر کرنا

حدیث 28

((وعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى.)) [1]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین مسجدوں کے علاوہ اور کسی مقام کی طرف اہتمام کے ساتھ سفر نہ کرو (ایک) مسجد الحرام (دوسری) مسجد نبوی ﷺ اور (تیسری) مسجد اقصیٰ۔''

قبروں پر چراغاں کرنا

حدیث 29

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ.)) [2]

---

[1] صحيح بخارى، كتاب فضل الصلاة في مكة والمدينة، رقم: 1189، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب فضل المساجد الثلاثة، رقم: 3384.

[2] سنن ترمذى، كتاب الصلاة، باب ما جاء في كراهية ان يتخذ على القبر مسجداً، رقم: 320، مسند أحمد، رقم: 2603۔ شیخ شعیب الارناؤوط نے اسے حسن لغیرہ کہا ہے۔

''اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: ان عورتوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملعون قرار دیا ہے جو قبروں کی زیارت کے لیے بکثرت جاتی ہیں، اور ان کو مسجد بناتی ہیں اور ان پر چراغ جلاتی ہیں۔''

مزارات کی تعمیر

حدیث 30

((وَعَنْ اَبِی الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ قَالَ: قَالَ لِی عَلِیُّ ابْنُ اَبِی طَالِبٍ: أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ، وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ.)) ❶

''اور ابو الہیاج اسدی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تجھ کو اس کام پر مقرر نہ کروں جس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا تھا۔ اور وہ یہ ہے کہ تم کوئی تصویر و مجسمہ نہ چھوڑو مگر اسے مٹا دو، اور جو قبر زیادہ اونچی ہو اسے (عام قبروں کے) برابر کر دو۔''

قبروں پر مجاور بننا

حدیث 31

((وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُّجَصَّصَ الْقَبْرُ، وَأَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ.)) ❷

❶ صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب الأمر بتسوية القبر، رقم:2243.

❷ صحيح مسلم، كتاب الجنائز، رقم:2245، سنن أبو داؤد، كتاب الجنائز، رقم:3225، سنن ترمذي، كتاب الجنائز، رقم:1052.

''اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کو چونا گچ کرنے، اس پر بیٹھنے اور اس پر عمارت بنانے سے منع کیا ہے۔''

قبروں پر نماز پڑھنا

حدیث 32

((وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ ، نَهٰی نَبِیُّ اللّٰهُ ﷺ أَنْ يُّبْنٰی عَلَی الْقُبُوْرِ ، أَوْ يُقْعَدَ عَلَيْهَا أَوْ يُصَلَّی عَلَيْهَا .)) [1]

''اور سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر عمارت بنانے، ان پر بیٹھنے (مجاوری اختیار کرنے) اور نماز پڑھنے سے منع کیا ہے۔''

حدیث 33

((وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَوْصٰی أَبُوْ مُوْسٰی حِيْنَ حَضَرَهُ الْمَوْتُ فَقَالَ: إِذَا انْطَلَقْتُمْ بِجَنَازَتِي فَاسْرِعُوْا الْمَشْيَ وَلَا يُتْبِعُنِي مُجَمَّرٌ وَلَا تَجْعَلُوْا فِي لَحْدِيْ شَيْئًا يَحُوْلُ بَيْنِي وَبَيْنَ التُّرَابِ وَلَا تَجْعَلُوْا عَلَى قَبْرِيْ بِنَاءً ، وَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي بَرِیْءٌ مِنْ كُلِّ حَالِقَةٍ أَوْ سَالِقَةٍ أَوْ خَارِقَةٍ ، قَالُوْا: أَوَ سَمِعْتَ فِيْهِ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ .)) [2]

''اور سیّدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے موت کے وقت

---

[1] مسند أبو يعلى : 297/2، رقم: 1020، سنن ابن ماجة ، كتاب الجنائز ، رقم: 1564، مجمع الزوائد: 61/3۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] مسند أحمد: 397/4، رقم: 19547۔ شیخ شعیب الأرناؤوط نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

وصیت کی کہ جب تم میرا جنازہ لے کر چلنے لگو تو جلدی چلنا، اور میرے ساتھ کوئی انگیٹھی ہو اور نہ میری لحد میں کوئی چیز رکھنا جو میرے اور مٹی کے درمیان حائل ہو، اور نہ ہی میری قبر پر کوئی عمارت بنانا، اور میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں سر منڈانے والی ، چیخ و پکار کرنے والی یا کپڑے پھاڑنے والی سے بری ہوں۔ لوگوں نے پوچھا: کیا آپ نے یہ باتیں رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں؟ تو انہوں نے کہا: ہاں! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں۔''

اقوام غیر کی مشابہت اختیار کرنا

حدیث 34

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ .)) [1]

''اور سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کسی غیر قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے، وہ انہی میں سے ہے۔''

غیر اللہ کو برکت کا منبع سمجھنا

حدیث 35

((وَعَنْ عَلِيِّ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ، كَبَّرَ، ثُمَّ قَالَ: وَجَّهْتُ وَجْهِىَ لِلَّذِىْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ

[1] سنن ابو داؤد، كتاب اللباس، باب في لبس الشهرة، رقم: 4031، إرواء الغليل، رقم: 1269۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ . إِنَّ صَلاتِىْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِىْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ . لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ . اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ . أَنْتَ رَبِّيْ وَأَنَا عَبْدُكَ . ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا ، إِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ . وَاهْدِنِيْ لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ ، لَا يَهْدِيْ لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ ، وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا ، لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ . لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِيْ يَدَيْكَ . وَالشَّرُّلَيْسَ إِلَيْكَ . أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ .)) [1]

''اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعا (افتتاح کے طور پر) پڑھا کرتے تھے: میں نے اپنا رُخ اس ذات کی طرف پھیر لیا جس نے سارے آسمان و زمین پیدا فرمائے ہیں، اس حال میں کہ میں نے اللہ کے سوا سب سے منہ موڑ لیا، اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ یقیناً میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے، جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، اور اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اسی بات کا حکم ہے اور میں اطاعت گزار ہوں۔ اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے، معبود برحق تو ہے، تو میرا رب ہے، اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنی جان پر زیادتیاں کی ہیں، میں اپنی غلطیوں کا اعتراف کرتا ہوں، پس میرے سارے گناہ معاف فرما دے۔ تیرے علاوہ اور کون ہے جو گناہ معاف کرے، اور مجھے اچھے اخلاق کی توفیق عنایت فرما، کیونکہ یہ ہدایت وتوفیق تیری ہی طرف سے مل سکتی

[1] سنن النسائی ، كتاب الإفتتاح ، رقم: 898، صحيح الكلم الطيب ، رقم: 87 .

ہے، اور بُری عادات سے مجھ کو بچا لے، اور ان عاداتِ سیئہ کو تو ہی دور کر سکتا ہے، اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔ خیر و برکت ساری کی ساری تیرے ہاتھوں میں ہے، اور شر تیری طرف سے نہیں ہے۔ میں تیرے ہی بل بوتے پر زندہ ہوں اور (مرنے کے بعد) تیری ہی طرف (لوٹنے والا) ہوں۔ تو بابرکت اور عالی مرتبت ہے، میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔''

غیر اللہ سے نفع ونقصان کا یقین

حدیث 36

((وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّـهُ جَـاءَ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ، فَقَالَ: إِنِّـى أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقَبِّلُكَ، مَا قَبَّلْتُكَ.))[1]

''اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دیا اور فرمایا میں خوب جانتا ہوں کہ تو صرف ایک پتھر ہے، نہ کسی کو نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع۔ اگر رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے میں نہ دیکھتا تو میں بھی کبھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔''

غیر اللہ کی نذر و نیاز ماننا

حدیث 37

((وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ

[1] صحیح بخاری، کتاب الحج، رقم:1597، صحیح مسلم، کتاب الحج، رقم:3067.

وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ .)) [1]

''اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اس کی نذر مانی ہو کہ اللہ کی اطاعت کرے گا تو اسے اطاعت کرنی چاہیے لیکن جس نے اللہ کی معصیت کی نذر مانی ہو اسے نافرمانی نہ کرنی چاہیے۔''

حدیث 38

((وَعَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ الْجَنَّةَ فِي ذُبَابٍ، وَدَخَلَ النَّارَ رَجُلٌ فِي ذُبَابٍ، قَالُوْا: وَكَيْفَ ذَلِكَ؟ قَالَ: مَرَّ رَجُلَانِ عَلَى قَوْمٍ لَهُمْ صَنَمٌ لَا يُجَاوِزُهُ أَحَدٌ حَتَّى يُقَرِّبَ لَهُ شَيْئًا، فَقَالُوْا لِأَحَدِهِمَا! قَرِّبْ، قَالَ: لَيْسَ عِنْدِي شَيْءٌ، فَقَالُوْا لَهُ! قَرِّبْ وَلَوْ ذُبَابًا، فَقَرَّبَ ذُبَابًا، فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُ، قَالَ: فَدَخَلَ النَّارَ، وَقَالُوْا لِلْآخَرِ: قَرِّبْ وَلَوْ ذُبَابًا، قَالَ: مَا كُنْتُ لِأُقَرِّبَ لِأَحَدٍ شَيْئًا دُوْنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، قَالَ: فَضَرَبُوْا عُنُقَهُ، قَالَ: فَدَخَلَ الْجَنَّةَ .)) [2]

''اور سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص مکھی کی وجہ سے جنت میں جا پہنچا، اور ایک جہنم میں چلا گیا، لوگوں نے عرض کیا، یہ کیسے؟ تو فرمایا کہ دو شخص چلتے چلتے ایک بت پرست قوم کے پاس سے گزرے جو کسی مسافر کو اُن کے بت پر کچھ بھینٹ چڑھائے بغیر نہیں گزرنے دیتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے ایک کو کہا:

[1] صحیح بخاری، کتاب الأیمان والنذور، رقم: 6696، سنن ترمذی، کتاب النذور والأیمان، رقم: 1526.

[2] کتاب الزهد للامام أحمد، ص: 33، رقم: 84، حلیة الأولیاء 262/1، رقم: 646، مغنی المرید: 1060/3۔ محقق کا کہنا ہے کہ یہ حدیث موقوف صحیح ہے۔

ہمارے بت کے یہاں کچھ چڑھاوا چڑھاؤ! اس نے کہا کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں۔ انہوں نے کہا کہ تمہیں یہ ضرور کرنا ہوگا، اگر چہ ایک مکھی ہی کیوں نہ ہو۔ پس اس نے مکھی قربان کردی، اور اس کی جان بچ گئی۔ لیکن وہ جہنم میں داخل ہوا۔ دوسرے کو بھی ایسا ہی کہا تو اس نے جواب دیا کہ میں غیر اللہ کے نام پر کوئی بھی چیز چڑھاوا نہیں چڑھا سکتا، اس کو انہوں نے شہید کردیا، تو وہ جنت میں جا پہنچا۔''

حدیث 39

((وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحاكِ قَالَ: نَذَرَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَنْحَرَ إِبِلاً بِبُوَانَةَ ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالَ: إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَنْحَرَ إِبِلاً بِبُوَانَةَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَلْ كَانَ فِيهَا وَثَنٌ مِنْ أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ؟ قَالُوْا: لاَ ، قَالَ: هَلْ كَانَ فِيهَا عِيْدٌ مِّنْ أَعْيَادِهِمْ؟ قَالُوْا: لاَ ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَوْفِ بِنَذْرِكَ فَإِنَّهُ لاَ وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ .)) [1]

''اور سیّدنا ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک شخص نے مقامِ بوانہ پر اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی، اس نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا، تو آپ نے دریافت کیا کہ کیا زمانۂ جاہلیت میں وہاں کسی بت کی پوجا ہوتی تھی؟ لوگوں نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے پوچھا، کیا وہاں جاہلیت کی کوئی عید منائی جاتی تھی؟ لوگوں نے کہا نہیں، تو آپ ﷺ نے اس آدمی سے کہا کہ اپنی نذر پوری کرو،

[1] سنن أبو داؤد، کتاب الأیمان والنذور، رقم: 3313، سنن ابن ماجة، کتاب الکفارات، رقم: 2131، المشکاة، رقم: 3437- البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

اللہ کی نافرمانی کر کے نذر نہیں پوری کی جائے گی۔''

ستارہ پرستی

حدیث 40

((وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلَى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلَةِ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ . قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ .))[1]

''اور سیّدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حدیبیہ میں ہم کو صبح کو نماز پڑھائی۔ رات کو بارش ہو چکی تھی نماز کے بعد آپ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا معلوم ہے تمہارے رب نے کیا فیصلہ کیا ہے؟ لوگ بولے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پروردگار فرماتا ہے آج میرے دو طرح کے بندوں نے صبح کی۔ ایک مومن ہے ایک کافر۔ جس نے کہا اللہ کے فضل ورحم سے پانی برسا وہ تو مجھ پر ایمان لایا اور ستاروں کا منکر ہوا اور جس نے کہا فلاں تارے کے فلاں جگہ آنے سے پانی برسا اس نے میرا کفر کیا، تاروں پر ایمان لایا۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

[1] صحيح بخاری، كتاب الاستسقاء، رقم: 1038 .

مراجع ومصادر

1: قرآن حکیم.

2: الجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى، ومعه فتح الباری، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت.

3: الجامع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابى الجلبى، القاهرة، 1398هـ.

4: السنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت 275هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة.

5: السنن لعبد اللّٰه محمد بن يزيد القزوينى، ابن ماجه (ت 273هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى، مطبعة الحلبى، القاهرة.

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامى، بيروت، 1398هـ.

7: السنن لأبي عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت 303هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض.

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى، طبعة مكتبة المعارف، الرياض.

9: صحيح الجامع الصغير للألبانى، طبعة المكتب الإسلامى.

10: صحيح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى، دار إحياء التراث، بيروت.

11: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمى، منشورات دار الكتاب العربى، بيروت، 1402هـ.

12: مشكوٰة المصابيح للتبريزى، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم، بيروت.